یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

اخبار

اہل حدیث

جو پیرو ہے نبی کے قول و کردار * محمد مصطفیٰ کی ہے گی ہدایت * نہ فرمایا نبی کا قول ترک * نہ چھوڑا ہو کبھی ان کا اتباع

نمبر ۴۱ جلد ۵

امرتسر مورخہ ۱۶ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۷ اگست ۱۹۰۶ء یوم الجمعہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کو باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت اخبار پیشگی وصول کیجاتی ہے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس کئے جاتے ہیں

(۳) جملہ مضامین بشرط پسند مفت درج کئے جاتے ہیں مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں۔

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ للعہ

والیان ریاست سے ۔ ۔ للعہ

رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔ ۔ عہ/۱۲

ششماہی ۱۲

غیر ممالک والوں سے سالانہ ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع و اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئیں

نذر لغیر اللہ

نصیحت بیکسی ہے گرمی جل میں بہم
گرم یا سرد زمانہ ہے ...

مدت ہوئی بعض احباب نے آیت مَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ کی تشریح اور تفسیر مع تردید مخالف رائے کے دریافت کی تھی مگر بعض دیگر ضروری مضامین کی وجہ سے ادہر توجہ نہ ہو سکی۔ اتنے میں ایک رسالہ قلمی "اظہار السرور فی حل الذبائح المنذورة لاہل القبور" میری نظر سے گذرا جس میں فاضل مصنف نے بہت زور لگا کر اپنا مدعا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے یہ بات کہ کسی مصنف کا خیال ہمارے خیال سے مخالف ہو کوئی تعجب انگیز امر نہیں نہ ہو سکتا ہے کہ تمام اہل علم ایک ہی ... تعجب ہے کہ فاضل مصنف نے رسالہ مذکورہ کے دیباچہ میں اپنے نام کے ساتھ مقلد ابی حنیفہ بھی لکھا ہے باوجود حنفی ہونے کے اصول حنفیہ کی خلاف ورزی کی ہے اصول فقہ کو ملحوظ رکھکر اس آیت میں نزاع ہی نہیں ہو سکتی اس لئے

ہم اس مضمون میں انہی اصول سے کام لیں گے۔ آیت مَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ کے معنے ہیں کہ جو چیز کسی غیر اللہ کے نام سے نامزد کی جاوے وہ حرام ہے۔ اس ترجمہ میں تحقیق طلب تین لفظ ہیں۔ (ما) اور (اُهِلَّ) اور (لغیر اللہ) ما کی بابت علماء اصول کا حکم ہے کہ یہ عام ہے۔ اصول شاشی میں ما کے عموم کو اس نص سے ثابت کیا ہے کہ اگر کوئی اپنی لونڈی کو یوں کہے کہ۔

ان کان ما فی بطنک غلاما فانت حرة یعنے جو کچھ تیرے پیٹ میں ہو اگر لڑکا ہے تو اس کے جننے سے تو آزاد ہوگی۔ اس کہنے کے بعد وہ لونڈی اسی حمل سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی جنے۔ تو علماء اصول کہتے ہیں وہ لونڈی آزاد نہ ہوگی کیونکہ ما کا لفظ اس سب مواد کو شامل تھا جو لونڈی کے حمل میں بچہ بننے کی قابلیت رکھتا تھا حالانکہ وہ دو حصہ ہو کر ایک لڑکا بنا اور ایک لڑکی۔

نور الانوار کے الفاظ یہ ہیں فان قال لامته ان کان ما فی بطنک غلاما فانت حرة فولدت غلاما وجارية لم تعتق تفريع لكون كلمة ما

حمائل شریف مترجم ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب مرحوم خوشخط چھوٹی تقطیع قیمت ۱۲؍ (منیجر اہلحدیث)

ضروری اطلاع ...

عامة لان المعنی حینئذ ان کان جمیع ما فی بطنک غلاماً فانت حرة ولم یکن کذالک بل کان بعض ما فی بطنہا غلاماً وبعضہ جاریة فلا یوجب الشرط۔

ان حوالجات سے ثابت ہوا کہ ما کا لفظ عام ہے جو لیتے تمام مسمیات پر شامل ہے مطلق نہیں جیسا کہ مصنف ممدوح نے صفحہ ۱۳ پر لکھا ہے مطلق اور عام میں جو فرق ہے وہ اہل علم سے مخفی نہیں العام یوجب الحکم فیما یتناولہ قطعاً (نور الانوار) حکم المطلق ان یکون الاتی بای فرد کان آتیا بالمامور بہ (اصول)

پس ما جو اپنے مفہوم میں عام ہے اسکو مطلق کہنا کسی طرح صحیح نہیں۔

بیان بالا سے دو باتین ثابت ہوئیں ایک تو ما کا عموم دوم عموم کا حکم کہ وہ حنفیہ کے نزدیک یا کم از کم جمہور حنفیہ کے نزدیک قطعی ہوتا ہے ایسا ہم دیکھتے ہیں کہ علماء اصول حنفیہ نے عام کو یہانتک زور دار مانا ہے کہ صحیح حدیث سے بھی اس کی تخصیص کے قائل نہیں ہوئے چنانچہ اصول شاشی میں ہے کہ اگر عام قرآن اور حدیث نبوی میں تعارض ہو تو تطبیق کی کوشش کی جائے اور اگر کسی طرح سے تطبیق نہ ہو سکے تو بمقابلہ قرآن حدیث کو چھوڑ دیا جائے۔

تحقیق۔ ما کے بعد اہل کا لفظ ہے۔ اہل کے معنی ہیں آواز بلند کرنا عرب میں شعر ہے سے

اہل بالملا استہل بجوتہ حسان الوجوہ لینات الانامل

مگر احکام شرعیہ میں آواز بلند کرنا ضروری نہیں بلکہ دل کے ارادہ پر مدار ہے لکن یواخذ کم بما کسبت قلوبکم و انما الاعمال بالنیات پس مراد معنے اہل کے یہ ہوئے کہ جو چیز غیر اللہ کے نام پر مقرر کیجائے وہ حرام ہو۔

اہل کے بعد غیر اللہ کی تحقیق ہے۔ اس تحقیق سے یہ مطلب نہیں کہ اس مرکب لفظی یا اس کے اجزاء کی تفصیل کیجائے بلکہ غیر اللہ کی طرف نسبت کی تحقیق منظور ہے۔ کیونکہ بہت سے لوگ کہا کرتے ہیں کہ جب کسی غیر اللہ کے نام سے چیز حرام ہو جاتی ہے تو تم لوگ جو کہتے ہو میری روٹی یا میری بیوی یا میرا گھر تو یہ سب چیزیں حرام ہو گئیں؟ اس لئے ضروری ہے کہ اس نسبت کی تحقیق ہو کیجائے۔ پس غور سے سنئے اضافت کسی چیز کی دوسری کی طرف کئی وجوہ سے ہوتی ہے جزو کی کل کیطرف اور کل کی جزو کیطرف جیسے میرا ہاتھ وغیرہ

ملوک کی مالک کی طرف۔ مصنوع کی صانع کیطرف جیسے میرا مکان میری روٹی میری بیوی لا زرس کا چاقو وغیرہ اس قسم کی سب اضافتیں جائز ہیں اور قرآن شریف میں بندوں کے حق میں مستعمل ہیں لیکن ان کے علاوہ ایک اضافت اور ہے جس کی بابت قرآن شریف میں ما اہل بہ لغیر اللہ فرمایا ہے اسکا نشان بھی قرآن مجید ہی سے ملتا ہے۔

قرآن مجید میں عرب کے مشرکوں کا رویہ ان لفظوں میں بیان ہے۔

وَجَعَلُوا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَائِنَا ۖ فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللّٰهِ ۖ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلٰى شُرَكَائِهِمْ ۗ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ (پ ۸)

یعنے مشرک اللہ کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور مویشیوں میں سے ایک حصہ اللہ کے لئے مقرر کر کے اپنے خیال کے مطابق کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا ہے اور یہ ایک حصہ ہمارے شرکوں (مصنوعی معبودوں) کا پھر جو حصہ اُن کے شریکوں کا ہوتا ہے وہ اللہ کے حصہ کی طرف نہیں پہونچ سکتا اور جو اللہ کا ہوتا ہے وہ اُن کے شریکوں کی طرف چلا جائے تو کچھ حرج نہیں۔

اس آیت میں خدا تعالٰے نے مشرکوں کے فعل پر دو دفعہ لام کا استعمال کیا۔ یعنی لِلّٰهِ اور لِشُرَكَائِنَا اس آیت کو ہم آیت مَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ کے ساتھ ملا کر دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ دونوں کا مطلب ایک ہے یعنے جس طرح سے کسی چیز کو بطور تقرب اور بطور قبولیت خدا کی طرف منسوب کیا جائے اسی طرح اسی کو غیر اللہ کے نام سے منسوب کیا جائے یعنی اُس غیر کو نذر معینہ کو قبول کرنے کے بدلہ دینے والا یا نفع پہونچانے والا یا بلا ٹلانے والا سمجھا جائے تو وہ چیز حرام ہے۔ اب اس تحقیق کے بعد ہم اصل مطلب پر آتے ہیں کہ آیت میں لفظ ما ہے جو بحکم اصول فقہ عام ہے اور جاندار غیر جاندار سب کو شامل ہے۔

اب غور طلب بات اتنی ہے کہ ہم جو تفسیر اس آیت کی کرتے اور سمجھتے ہیں بلحاظ الفاظ وہ صحیح ہے یا جو ہمارے مخاطب تفسیر کرتے ہیں وہ صحیح ہے ہماری تفسیر میں ما کا لفظ اپنے عموم پر رہتا ہے اور ہمارے مخاطبوں کی تفسیر سے وہ صرف جانوروں سے مخصوص ہو جاتا ہے کیونکہ ہم تو یہ معنے کرتے ہیں کہ جو چیز غیر اللہ کے نام سے (بہ نیت مذکورہ) نامزد کی جائے خواہ بکرا بکری ہو یا روٹی کپڑا ہو سب حرام ہے اور ما کا لفظ بھی یہی چاہتا ہے مگر ہمارے مخاطب علماء خصوصاً فاضل موصوف مصنف رسالہ اظہار السرور اس کے

(ازوفی — فی احکام القرآن ...)

سنئے ذبح یہہ کہتے ہیں علمائے حنفیہ کے اصول سے عموم قرآنی کی تخصیص حدیث صحیح سے بھی جائز نہیں۔ معلوم نہیں اس آیت کی تفسیر میں حدیث سے بھی بالاتر کونسی قوی دلیل اُن کو ملی ہے کہ اُس کی وجہ سے عموم قرآنی کی تخصیص کو جائز رکھا جاتا ہے۔ بجز اقوال الرجال کے کہ فلان مفسر نے یون کہا ہے فلان مفسر نے یہ لکھا ہے الی اللہ المشتکی۔ او جناب کہین اصول مین بھی لکھا ہے کہ عموم قرآنی کی تخصیص حدیث سے تو جائز نہیں مگر مفسرین کے قول سے ہو جائے ہے تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ۔

عام شکایت اس موقع پر ہمارا رونے کا مقام ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ذرا اپنا آہ و بکا اپنے ناظرین تک بھی پہنچا دین شاید کوئی ان مین رحمدل ہو کر ہمارے گریہ و بکا پر متوجہ ہو۔

رونے کی وجہ یہہ ہے کہ ہم دیکھتے ہین آجکل یہ ایک عام دستور ہو رہا ہے جسکو بلا اہل قحط علم کہنا چاہئے کہ عوام تو عوام خواص بھی جب کسی آیت یا حدیث کی تفسیر یا تشریح کرینگے تو انکا مبلغ علم بس اتنا ہی ہم کو ملتا ہے کہ فلان مفسر نے ایسا لکھا ہے لہذا یہی صحیح ہے اور جو اس کے خلاف ہو وہ غلط ہے اور اس کا قائل کافر ہے جہنمی ہے ابو جہل ہے دجال ہے بلکہ شیطان ہے حالانکہ یہہ طریقہ تحقیق نہ تو خدا نے ہم کو سکھایا ہے نہ رسول نے نہ ائمہ سلف نے بحالیکہ ہم اقوال مستندا اہل تفسیرون مین صحابہ مین اختلاف پاتے ہین صحابہ کے بعد تابعین آپس مین مختلف ہین پھر لطف یہہ ہے کہ ایک تابعی اپنے استاد صحابی سے ایک معنی نقل کرتا ہے مگر اپنی طرف سے کچھہ اور کہتا ہے تبع تابعی کے خلاف کہتا ہو غرض کہ کسی امام یا مجتہد نے اہل علم کے سامنے طریقہ تحقیق یہہ پیش نہین کیا کہ اپنے سے سابقین مفسرین یا شارحین کی رائے پر کل مدار کا رٹھیراؤ اس جگہ یہ سب کچھ ہمارے زمانہ کی شومئی قسمت کا نتیجہ ہو۔

ہان اس جگہ سوال ہو سکتا ہے کہ اسکے علاوہ تحقیق کا کونسا طریقہ ہونا چاہئے۔

تو اس کا جواب بہت آسان ہے۔ ہمارا تبلایا ہوا نہین بلکہ خود خداوند ذو الجلال والاکرام کا ارشاد ہو إِنَّا أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ یعنے ہم (خدا) نے قرآن مجید کو عربی زبان مین اس لئے نازل کیا ہے کہ تم سمجھو اس آیت اور اس جیسی اور کئی ایک آیتون سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کا صحیح مطلب وہی ہے جو عربی زبان کے قواعد سے مطابق ہے خواہ اس کا قائل سابقین مین کوئی ہو یا نہ ہو اور جو تفسیر عربی زبان کے خلاف ہوگی وہ غلط ہوگی خواہ اس کا قائل کسی باشد

عربی زبان کے قواعد جاننے کے لئے کم از کم پانچ علوم کی ضرورت ہے۔ لغت صرف نحو۔ علم معانی۔ علم اصول۔ ہان یہ بھی ضروری ہے کہ ان علوم کی مدد حاصل کرنیکے بعد اصل مفسر قرآن (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی تفسیر پر بھی غور کیا جائے اگر وہ مخالف ہے تو اس کا لحاظ بہت ضروری ہے جس طرح ہو سکے دونون مین تطبیق دی جائے بمفصل کے لئے ہمارا رسالہ آیات متشابہات ملاحظہ ہو۔

فاضل مصنف نے جو تفسیرون سے اقوال نقل کئے ہین وہ ہمارے مخالف ہین مگر ہم اس طرح حقارت کی نظر سے دیکھتے ہین کہ اثبات دعویٰ یا دلائل کے محض مصنفون کے اقوال نقل کئے جائین بلکہ ہمارا طریق باتباع سلف یہ ہے کہ اپنے دعویٰ کو اوس دعویٰ کی دلیل سے ثابت کرکے مصنفین کے اقوال تائید مین ہون تو نقل کر دیئے نہون تو ہم اُس کو خارج نہین سمجھتے۔ سابقے مفسرین نے جو مَا أُهِلَّ کی تفسیر ماذبح سے کی ہے یا اوس زمانہ کی رسم و رواج کا اظہار ہو۔ اصل مصداق آیت بتلانا مقصود نہین۔ فافہم

ہماری اس تحقیق سے دوسری آیت کے معنے بھی حل ہوگئے جس مین ذکر ہے فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ یعنے جن چیزون پر اللہ کا نام لیا جائے انکو کھا لیا کرو اس آیت مین بھی مَا کا لفظ ہے جسکا عموم ہم ثابت کر آئے ہین۔ لیکن غور طلب بات یہہ ہے کہ اس لفظ مَا کا شمول کن کن اشیا پر ہے یعنی حلال و حرام سب پر یا صرف حلال اشیا پر۔ کچھہ شک نہین کہ کوئی بھی مسلمان پہلی صورت اختیار نہ کریگا بلکہ یہی جواب دیگا کہ صرف حلال اشیاء ہی مراد ہین۔ اسی طرح ہم بھی ہین لنعم الوفاق وحبذ الاتفاق ہم بھی یہی کہتے ہین کہ جن حلال چیزون پر اسکا نام لیا جاوے اُس کو کھا لیا کرو مگر مَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ تو مثل خنزیر ایک ہی مقام پر حرام کی گئی ہے۔ پھر اس آیت کا شمول اُس کو کیونکر ہوا۔

افسوس اخبار کے کالم اس سے زیادہ تفصیل کی اجازت نہین دیتے لعل فیہ کفایۃ للطالبین وان کان لا یجادلین۔

النجم:۔ یہ ایک زبردست اخبار شیعون کے مقابلہ مین لکھنؤ سے مہینہ مین چار دفعہ نکلتا ہی اسکے زبردست مضامین نے شیعی دنیا مین ہلچل ڈالدی ہے اہلسنت کے لئے مضبوط ڈھال ہے۔ علاوہ اخباری مضامین کے کسی نہ کسی مستند کتاب کا ترجمہ بھی اسمین چھپتا رہتا ہی حجم ۲۴ صفحہ با این ہمہ سالانہ قیمت چار روپیہ (للعم)۔ پتہ (مولوی) عبد الشکور لکھنؤ۔ عمدۃ المطابع۔

شہادۃ القرآن حیات مسیح کے متعلق مرزا قادیانی کی تردید قیمت ۶/ (مینیجر اہل حدیث امرتسر)

سوامی درشنانند پر کفر کا فتویٰ

یا نکد الدنیا متیٰ انت مقصر
علی الحر حتی لا یکون له ضد

عربی شاعر متنبی نے اس شعر میں ایک عام اصول بتلایا ہے کہ گیتی دنیا کا یہ عام قاعدہ ہے جس میں کبھی بھی اس نے کمی نہیں کی کہ جہان کوئی آزاد روشن خیال پیدا ہو دنیا اس کے دشمن پیدا کر دیتی ہے۔ ہمارے دوست سوامی درشنانند گو آریہ میں اور دو پور کے بڑے مباحثہ میں ہمارے مقابل بھی مہاراج براجمان تھے۔ مگر انصاف یہ ہے کہ بہت سے آریوں سے اچھے ہیں۔ اگر اپنی رائے سے مباحثہ کریں تو نسبتاً دل آزار الفاظ بھی استعمال نہیں کرتے یا کم کرتے ہیں ہمارا خیال ہے کہ آپ جو کچھ کہتے ہیں دل سے اسی کو اچھا جانکر کرتے ہیں آپ ایک اچھے دوکاندار اور معقول آمدنی کا ذریعہ رکھتے تھے مگر دہرم کے پریم میں سب کچھ چھوڑ کر سادہو ہو گئے چونکہ آپ نے خود دنیا کو لات ماری ہے اس لئے اُن کی طبیعت بھلا کب گوارا کر سکتی ہے کہ کوئی اور شخص خصوصاً مذہبی دہرم والا آدمی کسی دنیاوی دہندے میں پھنسے یا اوروں کو پھنسانے کی کوشش کرے اس لئے آپ آریوں کی اُن کوششوں کے برخلاف رہتے ہیں جو ایسے علوم (انگریزی ہوں یا سنسکرت) پڑھا دیں جن سے دہرم کی ترقی کے بجائے دنیاوی ترقی ہو سکے (کل سوامی جی کے موجود جناب مہاشے لالہ منشی رام جی جالندہری اور ان کا گروکل کانگڑی ہو رہا ہے۔ سوامی کے اخبار جہادویالہ میں عموماً لالہ صاحب جی اور اُن کے ماتحتوں کی اور گروکل کی خرابیاں شائع ہوتی ہیں اتنے حصے میں سوامی جی کے مخالف ہم ضرور ہیں کہ سادہو ہو کر دوسروں کی عیب جوئی کرتے ہیں۔ مگر شاید وہ یہہ عذر کریں کہ ہم اپنے نفس کے لئے نہیں کرتے بلکہ قوم کے فائدے کے لئے کرتے ہیں کہ ایسے لوگوں کو اپنا راہنما نہ بناویں۔ خیر محتسب را درون خانہ چہ کار۔ مگر چونکہ سوامی جی کے مقابلہ میں آریوں کا بہت بڑا جتھا ہے اس لئے پنجاب کی سوامی سبھا نے سوامی جی پر فتویٰ لگا دیا ہے کہ جو آریہ سماج سوامی جی کا لیکچر کرائیگی وہ پرتی ندی سبھا سے الگ کر دی جائے گی۔ مگر سوامی جی بھی اپنے خیال کے پکے ہیں اپنے معتقدین کو ایک ایسا گر سکھایا ہے کہ یاد ہی کریں سکتے ہیں کہ پرتی ندی سبھا کیا ہے۔ صرف آریہ سماجوں کے مجموعہ کا نام ہے پس جب کل سماجیں ایک طرف ہوں گے تو پرتی ندی سبھا کیا کر سکتی ہے (جہادویالہ)

بابت تو معقول ہے۔ مگر ہم افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مرحوم بھائی صاحب کے برخلاف ایک فتویٰ نکلا تھا جس کا جواب میں نے کافی دیکر ڈگری حاصل کر لی تھی تاہم کسی آریہ اخبار نے یا خود سوامی درشنانند جی نے لکھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ نے جو آریوں سے مباحثے کئے ہیں مسلمانوں نے اُس کو اچھا بدلہ دیا۔ مگر ہم ایسے اوچھے نہیں کہ اپنے دوست کو ایسے وقت میں زخموں پر نمک چھڑکیں بلکہ ہم یہ کہیں گے کہ

آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں
تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل

مباحثہ مولود دیناجپور

بخدمت شریف جناب مولوی مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب

دام اقبالکم بعد ہدیہ سلام سنت خیر الانام گذارش خدمت اقدس ایں کہ ضلع دیناجپور میں ایک بہت بھاری مناظرہ حنفیوں سے ہو گیا جس کا مقصد یہہ تھا مولود جائز ہے یا ناجائز۔ حنفیوں کا دعویٰ تھا کہ مولود قرآن و حدیث سے ثابت کرینگے حتیٰ کہ مولوی فقیر اللہ دیناجپوری کہتے تھے کہ قرآن کے ہر ہر سطر میں مولود لکھا ہے۔ مگر خدا کے فضل سے قرآن و حدیث تو درکنار فقہ کی کسی کتاب سے ثابت نہ کر سکے۔ اہل حدیث کی طرف سے مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی۔ اور چار پانچ بنگالی مولوی اور حنفیوں کی طرف سے مولانا شاہ سلیمان صاحب* پھلواری اور ۱۰-۱۲ بنگالی و ہندوستانی مولوی تھے اور دو ہندو منصف قرار دئیے گئے تھے جنکا نام فیصلہ کے نیچے درج ہے۔ دو روز مناظرہ ہوا جانبین کی تقریریں بھی لکھکر ارسال خدمت کرتا ہوں از راہ مہربانی اخبار اہل حدیث میں شائع کر دیں زیادہ کیا عرض کروں فقط۔

راقم محمد عمر- خریدار نمبر ۱۰۴۷

وہ یہہ ہے

مولودیوں کی طرف سے ایک مولوی منبر پر کھڑا ہو کر بنگلا زبان میں بہت شور غل مچا کر تقریر کرنے لگا جس کا مطلب یہ تھا کہ ہم لوگ اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور اُن کے احوال ولادت کا ذکر معراج و معجزات وغیرہ کا جو بیان کرتے ہیں اور اس کو اپنی سعادت جانتے ہیں اس کو غیر مقلد لوگ حرام و شرک کہتے ہیں اور یہ مجلس مولود شریف ۱۳ سو برس سے پیغمبر صاحب کے وقت سے برابر ہوتا آتا ہے۔

بات اسی قدر تھی اسی کو دیر تک شور غل مچا کر کہتے رہے اور مولودی لوگوں نے مرحبا کا غل مچایا اور تالیاں بجائیں۔

*تعجب ہے شاہ صاحب ندوہ کے ممبر ہو کر میدان مباحثہ میں نکل آئے شاید مجبوری آئے ہوں گے (ایڈیٹر)

ترک اسلام - مہاشہ دھرمپال نو آریہ (سابق عبد الغفور) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب (۴؍) منیجر اہل حدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

بعد اسکے اہل حدیث کی طرف سے جناب مولانا مولوی عبد العزیز صاحب رحیم آبادی نے کہا کہ مولوی صاحب نے جو کچھ کہا ہے بالکل غلط ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور اُن کا بیان احوال تو ہم لوگ خود ہی ہمیشہ کیا کرتے ہیں اور ان لوگوں سے زیادہ کرتے ہیں ہم لوگ وعظ وغیرہ میں سوائے رسول کی باتوں کو اور دوں کی باتیں تو کرتے نہیں پھر اگر مولوی صاحب سچے ہیں ہم لوگوں کو اسکا منکر کیوں کہتے ہیں جس بات کا جھگڑا ہے وہ مولود شریف کی مجلس ہے جس کو ہم لوگ حرام کہتے ہیں اور اُس کا وجوہ ذیل ہے۔

نمبر ۱- یہ لوگ جو مولود کرتے ہیں اس میں جھوٹ جھوٹ باتیں بہت پڑھتے ہیں اور جھوٹ بولنا اسلام میں عموماً حرام ہے خاصکر اللہ اور رسول کے بارہ میں بہت بڑا حرام ہے اسکے جھوٹ کی مثال ایک اس وقت ہم سمجھانے کے طور پر پیش کرتے ہیں کہ یہ لوگ اس مجلس میں ایک قصہ پڑھتے ہیں کہ حضرت آدم کی قبر ایک درخت کے نیچے ہے جس کے پتوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہے آگ میں نہیں جلتا اور ہوا سے نہیں اڑتا کوڑھی اندھے اور سخت سخت بیماریوں والے اُس کے پتے سے اچھے ہوتے ہیں میں کہتا ہوں کہ اگر یہہ بات سچ ہوتی تو جغرافیہ میں اُسکا ذکر ہوتا اور دواخانوں میں اسکی پتیاں ضرور ہوتیں۔

نمبر ۲- دوسری وجہ حرام ہونیکی یہہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے وقت کے احوال جو یہ لوگ مولود میں پڑھتے ہیں اُس وقت کے احوال ان لوگوں کو کس ذریعہ سے معلوم ہوئے یہہ لوگ خود مولود میں پڑھتے ہیں کہ دنیا کی عورتیں وہاں نہ تھیں۔ آسمان سے چار عورتیں اتری تھیں پھر اُس وقت کا حال کیونکر معلوم ہوا۔

نمبر ۳- تیسری وجہ حرام ہونیکی یہ ہے کہ یہ لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی نقل بناتے ہیں اور جیسے کہتے ہیں ویسا کرتے ہیں کہ گویا اسی وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے پہلے سے قصہ پڑھتے پڑھتے پیدائش کا حال پڑھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ پیدا ہوئے اٹھتے جاؤ اس پر سب کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس کا شور ہوتا ہے کہ پیدا ہوئے پیدا ہوئے چنانچہ اُس وقت جو اشعار پڑھے جاتے ہیں وہ یہ ہیں۔

شہنشاہ اعظم تولد ہوئے — رسول مکرم تولد ہوئے
سرِ دین و دنیا تولد ہوئے — مہ اوج علیا تولد ہوئے

اسی طرح دیر تک پڑھتے رہتے ہیں۔ اور یہہ پیدائش کی نقل بنانا ہے اور یہہ حرام کیا کفر ہے

نمبر ۴- اون کے مولوی صاحب نے تقریر کیا کہ ہم لوگ پیغمبر صاحب کے احوال اور اُن کی تعریف اور معجزات قصہ معراج بیان کرتے ہیں اگر یہہ سچے ہیں تو اسکا نام مولود شریف یا مولد شریف کیوں رکھتے ہیں جسکے معنے چھوٹے بچوں کی مجلس اور پیدائش کی مجلس ہے معراج شریف احوال شریف کیوں نہیں رکھتے۔

نمبر ۵- یہ لوگ دو لفظ بولتے ہیں مولود مولد۔ مولود کے معنے ہے بچہ۔ اور رسول کو بچہ کہنا یہ ہتک اور توہین ہے اسلیے حرام کیا کفر ہے۔ اور مولد کا معنے ہے پیدائش کی جگہ اور وہ پیدائش کی جگہ نہیں ہے تو سوائے نقل بنانے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔

نمبر ۶- ان لوگوں کے مولوی صاحب نے ابھی بیان کیا ہے کہ تیرہ سو برس سے یہ مجلس مولود شریف اسلام میں جاری ہے میں کہتا ہوں کہ یہ بالکل غلط ہے اگر یہ سچے ہیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت یا اُن کے صحابیوں کے وقت یا اُن کے بعد حتی کہ چاروں اماموں کے وقت میں اس کا ہونا یہ لوگ ثابت کریں مولوی صاحب نے ابھی کہا ہے کہ ہم لوگ حنفی مذہب رکھتے ہیں اگر یہ سچے ہیں تو کسی کتاب میں دکھلا دیں کہ کسی امام نے مولود کیا یا کہا ہے۔

نمبر ۷- یہ لوگ جو مولود پڑھتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی کے کلمات بہت کہتے ہیں جو الفاظ عورتوں کو اور کسبیوں کو کہے جاتے ہیں وہ رسول صلعم کے حق میں استعمال کرتے ہیں جس کی مثال یہ ہے۔ ع

دل کو میرے تسخیر کیا اس عربی نے

اس عربی تخفیف کا کلمہ ہے اگر کوئی کسی مولوی کو اس مولوی یا کسی وکیل کو اس وکیل کہے تو کیا وہ ناخوش نہ ہوگا ضرور ہوگا یہ لوگ پڑھتے ہیں۔ ع

نازت بکشم که نازنینی

یہ لفظ نازنینی یا کسی عورتوں کو کہتے ہیں بزرگوں کو یہ کلمہ کہنا نہایت بے ادبی ہے۔

اسکے بعد نالشین نے کہا کھانے کا وقت ہوا پھر کل بحث ہوگی چنانچہ طرفین اپنی اپنی جگہ گئے دوسرے دن مولودیوں کی طرف سے مولوی شاہ سلیمان صاحب پھلواروی جواب دینے کے لیے مجلس میں تشریف لائے اور نمبر کے جواب میں جو شاہ صاحب نے فرمایا وہ حسب ذیل ہے۔

ahmadimuslim.de

جواب نمبر ۱ - ہندوستان میں جو مولود پڑھا جاتا ہے اُس میں اس قسم کی جھوٹی باتیں بیشک ہیں ہم لوگ اچھے پڑھے لکھے عالم اس کو نہیں پڑھتے ہیں مگر مکہ مدینہ میں جو پڑھا جاتا ہے اُس میں ایسی باتیں نہیں ہیں مکہ مدینہ میں امام برزنجی کی کتاب پڑھی جاتی ہے اور وہ عربی زبان میں ہے اس کتاب کو بنے ہوئے دو سو برس ہوا اس کے پہلے بھی ایک کتاب مولود کی امام سبکی کی تصنیف ہوئی ہے جس کو کچھ تین سو برس ہوئے -

جواب نمبر ۲ - یہ جو کہا گیا ہے کہ پیدائش کے وقت کے احوال کس ذریعہ سے معلوم ہوئے ممکن ہے کہ برادری کی عورتیں ہوں اُن عورتوں نے کہا ہو یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی پیدائش کا حال کہا ہو - اردو کی کتابوں کا کچھ اعتبار نہیں مگر عربی میں جو روایتیں ہیں وہ معتبر کتابوں سے لکھی ہوئی ہیں (اہلحدیث) کیا اعتراض کا ممکن ہونا کافی نہیں ہے - برادری کی عورتوں کا ہونا اور اُن کا حال کہنا یا رسول اللہ صلعم کا فرمانا ثابت کرنا چاہیے جس کتاب کی نسبت آپ کہتے ہیں کہ سات سو برس کے بعد بنی ہے اس کا کیا اعتبار اور معتبر کتاب جو آپ فرماتے ہیں اوس کا نام بتلائیے بے سند بات قابل اعتبار نہیں ہے (مولوی شاہ سلیمان صاحب کا جواب) ہر گروہ میں ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کا صرف کہنا کافی ہوتا ہے سند کی ضرورت نہیں ہم لوگ اس کو مانتے ہیں اگر چہ آپ اس کو نہ مانئے -

جواب نمبر ۳ - فرمایا کہ ہم لوگ چار اماموں کے سوا اور عالم کو بھی مانتے ہیں چار اماموں کے وقت میں مولود نہیں ہوتا تھا -

ثالثین - قرآن یا حدیث میں اس مولود کا ذکر ہے یا پتہ اور نشان ہے جیسا مولویوں نے لکھا ہے (شاہ صاحب) اللہ تعالے قرآن شریف میں فرمایا ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنے مسلمانوں درود پڑھتے جاؤ اس واسطے ہم لوگ مولود کرتے ہیں -

(اہل حدیث کا اعتراض) قرآن کے اس حکم کی تعمیل پیغمبر صاحب کے وقت سے آجکل کے چھ سو برس قبل تک کیونکر ہوتی تھی وہ طریقہ تعمیل کا چھوڑ کر دوسرا طریقہ مولود کیوں نکالا گیا اور اس کی کیا وجہ اور پہلی کارروائی اس حکم قرآنی کی چھوڑ کر دوسری کارروائی مثل غلط ہوگی اور جو آیت آپ نے پڑھی ہے اس کی تعمیل تو نماز میں کیجاتی ہے اور نماز میں درود پڑھا جاتا ہے اور نماز کے علاوہ بھی بکثرت درود پڑھا جاتا ہے اس سے اور مولود سے کیا علاقہ اگر درود پڑھنے کا نام مولود کرنا ہے تو ہم لوگ درود بکثرت پڑھتے ہیں رسول اللہ صلعم کی اور صحابہ

آپ کی تعریف وعظ وغیرہ میں بیان کرتے ہیں پھر ہم لوگوں کو منکر کیوں کہتے ہو - (جواب) دیا ہم دعا ہی کی ضرورت کے سبب سے یہ مولود نکالا گیا ہے (سوال) کیا اس کو آپ لوگ ضروری سمجھتے ہیں (جواب) نہیں ہم لوگ اس کو ضروری نہیں کہتے ہیں اور جو مولود نہیں کرتا ہے اُس کو برا نہیں کہتے ہیں نہ برا مانتے ہیں (سوال ثالثین) مولود کرنا کسی کتاب سے ثابت ہے (جواب) ہاں مولود کے بارہ میں امام برزنجی کی کتاب اور مدارج النبوت حدیث کی کتاب ہے (سوال اہل حدیث) کیا مدارج النبوۃ حدیث کی کتاب ہے (جواب) ہاں حدیث کی کتاب ہے (سوال) یہ کتاب کس زبان میں ہے (جواب) فارسی زبان میں ہے (سوال) تو کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فارسی بولتے تھے (جواب ندارد) (سوال) یہ کتاب کس زمانہ میں ایجاد کیگئی (جواب) تین سو برس ہوا کہ شیخ عبدالحق محدث نے یہ ہسٹری (تاریخ) لکھا ہے - (سوال) کیا ہسٹری اور حدیث ایک ہے (جواب) ہمارے نزدیک ہسٹری اور حدیث ایک چیز ہے (سوال) مولود کی جو مجلس کرتے ہیں اُس کا طریقہ یہ ہے کہ احوال پڑھتے پڑھتے جب وہ مضمون آتا ہے کہ پیدا ہوئے تو پڑھنے والا کہتا ہے کہ تعظیم کو اٹھئے جاؤ اسپر سب اٹھتے ہیں اور اشعار پڑھتے جاتے ہیں جس کا مضمون یہ ہوتا ہے کہ پیدا ہوئے پیدا ہوئے اس کو آپ مولود کہتے ہیں اور پیدائش کی نقل بنانا نہیں ہو تو اور کیا ہے اگر تعظیم کے واسطے کھڑے ہوتے ہیں تو کس کی تعظیم (جواب) ذکر کی تعظیم ہے (جواب) ذکر پہلے سے ہوتا رہتا ہے پہلے سے کیوں نہیں کھڑے ہوتے ہیں ٹھیک اسی لفظ پر کہ پیدا ہوئے کیوں کھڑے ہوتے ہیں (جواب) ہم علما ایسا نہیں کرتے ہیں جاہل لوگ ایسا کرتے ہیں ہم لوگ اگر کھڑے ہوتے ہیں تو اُس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ پڑھتے پڑھتے جب جوش آتا ہے مارے جوش کے کھڑے ہو جاتے ہیں (ثالثین) اگر کوئی نہ کھڑا ہو (جواب) جو کوئی نہ کھڑا ہو اُس کو ہم برا نہیں کہتے ہیں (سوال) کیا آپ لوگ نقل نہیں کرتے ہیں (جواب) نقل کی نیت ہم لوگ علما نہیں کرتے ہیں جو نقل کرو وہ کافر ہے (سوال) حنفیوں میں ایسے علما ہیں یا نہیں جو مولود کو ناجائز کہتے ہیں (جواب) ہاں ہیں (سوال) تو کیا حنفی دو قسم کے ہوگئے (جواب) ہاں دو قسم کے ہیں (سوال) کیا کیا (جواب) ایک حنفی دوسرا حنفی وہابی [1] (سوال)

[1] بہت خوب وہابی تو آجکل کے امور عامہ میں سے ہے بقول شاہ صاحب میرزاہد اگر اس زمانہ میں ہوتا تو امور عامہ میں لفظ وہابی کبھی داخل کر لیتا کیونکہ وہابی کی عام تعریف یہ ہو سکتی ہے جو کہتا ہے کہ لئے کہتے وہابی - حضرت مولانا رشید احمد صاحب مرحوم گنگوہی بھی

ahmadimuslim.de

آپ لوگ کیا ہین تو جواب) حنفی (سوال) مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور حضرات دیوبندیان و حضرات جامع السلام کانپوری یہہ لوگ کیا حنفی ہین یا نہین (جواب) وہ لوگ حنفی وہابی ہین (سوال) مولود مین جو آنحضرت صلعم کی نسبت نازنین وغیرہ ایسے کلمات کہے جاتے ہین یہ کیا بے ادبی نہین ہے۔ (جواب) یہہ پیار کا کلمہ ہے پیار سے یہہ کلمہ کہا جاتا ہے (سوال) کوئی شخص اپنے ماں باپ لڑکا لڑکی کو ایسا کلمہ نازنین کہہ سکتا ہو کہ ابا یا اماں آپ نازنین ہین (جواب) ہاں کہہ سکتا ہے۔

اس کے بعد مولانا عبد العزیز صاحب نے ایک تقریر کی کہ اللہ تعالیٰ قرآن مین فرماتا ہے۔

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ الخ یعنے جو کوئی اس دین کے سوا کوئی دین اختیار کریگا وہ قبول نہوگا تو ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ کا کیا طریقہ تہا کیا یہی طریقہ تہا (جواب) نہین اس وقت اسلام مین یہہ طریقہ نہ تھا۔ اس کے سات سو برس کے بعد ہوا ہے (مولانا) پس قرآن کی اس آیت کی روسے مولود قبول نہین ہوسکتا ہے۔ اس کے جواب مین شاہ صاحب نے دو منٹ سکوت کی بعدہ ثالثین سے کہنے لگے کہ بہت رات ہوگئی ہے اب جلسہ برخواست کیا جائے مولانا نے فرمایا کہ نہین بلا جواب کے کہان تشریف لیجائین گے جواب دیجئے چاہے فجر ہوجائے پہر مولانا شاہ سلیمان صاحب دو تین منٹ خاموش رہے اور اس کے بعد ایک بارگی اٹھ کھڑے ہوکر فرمایا کہ السلام علیکم یہہ کہکر ایک دم جلسہ سے نکل گئے۔ جلسہ برخواست۔

رائے ثالثین۔

حنفی لوگ مولود کو جایز کرنا چاہتے ہین ادہر محمدی (اہلحدیث) لوگ بھی اسکو ناجایز حتیٰ کہ حرام اور شرک کہنا چاہتے ہین۔ اسکا فیصلہ کرنے کے واسطے دونو طرف کے مولوی و مولانا صاحب اور یہاں کے مریدون نے ایکتاری جلسہ قایم کرکے ہم دونو منصف قرار دیئے گئے تھے اس واسطے ہم دونون دو روز تک جلسہ مین حاضر رہکر جانبین کے مولانا لوگون کی سنا کئے۔ جانبین حضرت محمد صلعم کے دنیا مین پیدا ہونا اور وفات کرنا اور آپکے سوانح عمری وغیرہ کا تذکرہ کرنا اور آپکے تعریفین کرنا ثواب جانتے ہین لہذا اس مین کچھ جھگڑا نہین ہے۔

مولود شریف مین جہوٹی قصہ و اہیات باتین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدایش کا نقل کرنا ہے یہہ سب وجہ پیش کرکے محمدی لوگ اس کو حرام کہتے ہین حنفیون کی طرف دیوبندی مولانا صاحب کی تقریر سے ظاہر ہوا کہ مولود شریف کی جو پرانی کتاب ہے وہ چھ سو برس سے زیادہ دن کا نہین مروج مولود کی کتاب دو سو برس ہوئے تصنیف ہوئی ہے ان دونون کتابون مین سے جو شریف مین جو کتاب پڑہی جاتی ہے وہی پرانی اور دلیل ہے [illegible] ان مین بہت سی جہوٹی باتین ہین وہ سب جہوٹ بات اور پیدائش کی نقل کو اگر عبادت سمجہو تو وہ قابل ترک ہے۔ لہذا معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک کے مروج مولود لیکر جانبین کے تنازع۔

لفظ مولود کے معنے لیکر جو بحث چلی وہ لفظ ہم لوگون کی عقل مین قیمتی معلوم نہین ہوا لہذا اس بارہ مین کوئی رائے ظاہر کرنا ضروری نہین سمجہتے ہین لیکن یہ ضرور کہین گے کہ حنفی لوگ جو مولود کرتے ہین اس کو چہوڑنے سے اچہا کرینگے کیونکہ جب جانبین کے مولانا لوگ کہتے ہین کہ مولود شریف نکرنے سے کوئی گنہگار نہوگا تو مولود نکرنے سے کچھ نقصان نہین۔

ہم لوگ یہہ اچہی طرح سے سمجھ گئے کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا مین تشریف لانا اور انتقال فرمانا اور آپکے سوانح عمری اور اوصاف وغیرہ بیان کرنے مین جانبین راضی ہین لیکن اس ملک مین جس طرح سے وہ کار انجام ہوتا ہے اس مین بہت سا گنہگا کام ہے اسکو مٹانا بہت سخت ضروری ہے امید ہے کہ اگر یہہ سب کام چہوڑ دیئے جائین تو تنازع مٹ جائیگا۔ ہم دونوں کی منتی یعنے غرض یہہ ہے کہ محمدی لوگ حنفیون کی مولود کو حرام

ماہ رجب مین غریب فنڈ

اہل حدیث کی بابت غربا کی منشاء ہیتین بہت سی [illegible] ۔۔۔ اہل بہشت کو غریب ۔۔۔ طرف توجہ دلائی جاوے کہ حصہ رسدی کچھ اسمین بھی دیجائین تو امیدوارون کی امیدین پوری ہوسکتی ہین۔ اہل کرم سے توقع ہے کہ اپنے غریب مشایق برادران کی امداد فرماوینگے جن سے انکو علمی سہارا مین مدد ملے گی۔

خاکسار [illegible]

نہ کہین اور حنفی لوگ بہی محمدیون کو لامذہب کرکے خطاب نکرین کیونکہ جس بات مین کسی کو تکلیف ہو وہ چہوڑ دینا ہی بہتر ہے۔

شاردہ نند و نرائن رای۔ ایم اے ہری موہن سنگ۔

مرزا کے نشانات

از مولوی رفعت اللہ خان شاہجہانپوری

نکاح والی پیشگوئی | میرزاجی کی پیش گوئی احمد بیگ کی لڑکی محمدی بیگم کی نسبت جو کچہ تہی وہ ہم انہین کے الفاظ مین لکہتے ہین:۔

اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام رحمتون اور برکتون سے حصہ پاؤگے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء مین درج ہین لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑہائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائیگا پہر ان دنون مین جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکہا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلان کو جسکی نسبت درخواست کی گئی تہی ہر ایک روک درمیان سے اٹہا کر انجام کار اسی عاجز کے نکاح مین لاویگا ۔۔ اور انجام کار اس کی اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائیگا کوئی نہین جو خدا کی باتون کو ٹال سکے ۔۔ اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء

تعجب ہے کہ اس لڑکی کا نکاح ہی ہو گیا اور ۲۰۔۲۱ برس ہونے آئین مگر اسکا خاوند ابتک مرا اور مرزاجی کی اڑہائی سالہ الہامی پیشگوئی ابتک پوری ہوئی جب مرزاجی کی زندگی مین اعتراض کیا گیا کہ حضرت آپکا رقیب زندہ ہے اور الہامی منکوحہ اسی کے تصرف مین ہے تو یہ جواب دیا کہ وہ بیوہ ہو کر نکاح مین آئیگی یہ بات ٹل نہین سکتی ایک جگہ نہین بلکہ متعدد رسالون اور اخبارون مین یہ خیال نہایت مضبوطی سے ظاہر کیا ہے۔ اور یہی خیال مرزائیون کا بہی تہا وہ کل عبارتین اگر نقل کیجاوین تو ایک رسالہ چاہئے بعض قول یہان پر نقل کرتے ہین۔ الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ کالم ۲۔ اعتراض پنجم سماۃ محمدی کو دوسرا شخص نکاح کرکے لیگیا اور وہ دوسری جگہ بیاہی گئی الجواب وحی الٰہی مین یہ نہین تہا کہ دوسری جگہ بیاہی نہین جائیگی بلکہ یہ تہا کہ ضرور ہے کہ اول جگہ بیاہی جاتے سو یہ ایک پیشگوئی تہا کہ دوسری جگہ بیاہی جانیسے پورا ہوا الہام الٰہی کے یہ لفظ ہین سیکفیکہم اللہ ویردہا الیک یعنی خدا تیرے ان مخالفون کا مقابلہ کریگا اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی جائیگی خدا پہر اسکو تیری طرف لائیگا۔ الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ کالم ۲۔ والہام بکر و ثیب یعنی خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتین تیرے نکاح مین لائیگا ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ دمرزائیو بیوہ سے مرزا کا نکاح کب ہوا ذوالفقار علی مرزائی الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۵ کالم ۲ و ۳ مین لکہتا ہے۔ نکاح مین ناکامیابی تو جب کہنا روا ہے جب فریقین مین سے کوئی مر جاوے (دیکہو مرزا تو مر گئے اب بہی ناکامیابی ہوئی یا نہین) باوجود مرزا کی ایسی صاف تحریر دیکہ مرزائی اپنی ہٹ دہرمی سے باز نہین آتے چنانچہ ایک صاحب میرٹہ مین اس نکاح کا جواب لکہتے ہین کہ اس پیش گوئی کے متعلق حضرت اقدس نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی مین خود لکہدیا تہا کہ خدا تعالیٰ نے اب اس کو منسوخ کر دیا ہے اول تو مرزا کا یہ مذہب نہین کہ وحی اور الہام مین ناسخ منسوخ ہوتا ہے دوئم یہ کہ حقیقۃ الوحی مرزا کی اخیری تصنیف ہے جب آپ نکاح سے مایوس ہوئے تو گول مول الفاظ لکہنے لگے کہ بعد میرے مرید تاویلین کرین۔ سوئم یہ کہ مرزائی بچہ نے دہوکا دینے کو پتہ اور نشان نہ دیا کہ عبارت منقولہ کس صفحہ پر ہے کہ اس کو دیکہا جاتا چہارم یہ کہ عبارت منقولہ حقیقۃ الوحی سے بہی منسوخ ہونا ثابت نہین ہوتا ہان صرف اتنا ثابت کر سکتے ہین کہ خدا مین قدرت ہے خواہ منسوخ کر دے یا کسی اور وقت پر ٹالدے اور یہ بہی ثابت ہو سکتا ہے کہ نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر مین پڑ گیا۔ ہم نے مانا خدا مین قدرت تو سب طرح کی ہے مگر وہ وعدہ کے خلاف تو نہین کرتا جبکہ خدا نے مرزاجی کا نکاح عرش پر پڑہا دیا اور الہام سے خبر دیدی تو وعدہ خلافی چہ معنی دارد۔ دوسرے یہ کہ مرزاجی کو اپنے الہام پر خود یقین نہین ورنہ وعدہ نکاح پر اخیر وقت تک جمو رہتے یہ کہا کہ منسوخ ہو گیا یا وقت ٹل گیا۔ بہلے آدمی ایک پہلو اختیار کر۔ مگر ایسی صورت مین تاویل کی گنجائش کہان پنجم یہ کہ عبارت منقولہ الہامی نہین ہے مرزاجی کا اپنا اجتہاد ہے اور نکاح کی بابت الہام۔ الہام مین شک نہین اور اجتہاد جائز ہے کہ غلط ہو پہر اجتہادی عبارت سے الہام کس طرح رد ہو سکتا ہے اور مرزائیونکا بہی یہ مذہب ہے اگر وہ انکار کرین تو ہم ہزار موقع دکہا سکتے ہین۔

پانچوان لڑکا | مرزاجی کو الہام ہوا تہا کہ میرے پانچوان لڑکا ہوگا (۱۰ نومبر ۱۹۰۶ء کا الحکم دیکہو) مگر وہ ہنوز در بطن مادر کا مضمون ہے اسکی

حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸۷۔ اور تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۲ پر دونون باتین لکہی ہین یا نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر ڈالدی (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

بابت ایڈیٹر بدر لکھتا ہے۔ پانچوین لڑکے کے متعلق بھی حضرت اقدس خود فیصلہ فرما چکے ہین کیونکہ یہ الہام دیر سے تھا کہ خدا نے تجھے ایک پانچوین لڑکے کی بشارت دی ہے اور پھر جب صاحبزادہ محمود احمد کے ہان لڑکا تو حضرت نے فرمایا تھا کہ یہی وہ پانچوان لڑکا ہے کیونکہ پوتا بھی لڑکا ہی ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ پوتے کو لڑکا کہنا مرزا جی کا اجتہاد ہے۔ اور لڑکے کی بابت الہام تھا پھر اجتہاد سے ظاہری معنی مین کیون تاویل کیجائے ان مرزائے کسی دوسرے الہام سے یہ بات دکھائی جائے کہ مراد لڑکے سے پوتا ہے تو قابل تسلیم ہو۔ اب مرزا کے جوتیون کے غلام جواب کم از کم اتنا تو لکھا کرے کہ جتنے وقت تیری تسکین ہو جایا کرے یہ کیا ہٹ دھرمی ہے کہ جواب پر خود تیرا ہی اطمینان نہ ہوا تو دوسرے کو کیسی اطمینان ہو سکتا ہے اگر مذکورہ بالا جواب پر تیرا اطمینان ہو گیا تھا تو پھر اخیر مین عبارت ذیل کیا جھک مارنے کو لکھی تھی کہ انشاءاللہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوگی اگر پہلا جواب صحیح ہے تو اخیری قول گوز شتر ہے ورنہ پہلا جواب غلط ہے۔ رہا پیشگوئی کا پورا ہونا بعید تو معلوم مگر ہم کو تشکوک ضرور پیدا ہو گئے کہ سچ کہا کسی نے یا معاملہ دیگر ہے۔

مولانا فاضل کی نسبت موت کی پیشگوئی

مولوی ثناءاللہ صاحب کی نسبت لعنتی دجال نے لکھا تھا کہ ثناءاللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ وہ یہ کہ مجھ مین اور ثناءاللہ مین سچا فیصلہ فرما اور سچا فیصلہ یہ کہ جو تیری (خدا) کی نگاہ مین مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی مین دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت مین جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ ناظرین خدا لگتی کہنا کیا یہ صاف الفاظ نہین کیا ان مین تاویل ہو نا ممکن ہے کیا مرزا زندہ ہے بولو سر اٹھاؤ کیا شیر پنجاب دنیا سے اٹھ گیا۔ اگر ایسا نہین ہوا بلکہ مرزا فی النار ہوا تو پھر کیون توبہ نہین کرتے کیون ضد پکڑ رکھی ہے کیون ہر طرح کی بیجا تاویلین کی جاتی ہین کہ جن کو سنکر جی متلاتا ہے سننے والون کو شرم آتی ہر طرح تاہم وہ تاویلین جو اخبار بدر مین کیگئی ہین اپنے الفاظ مین نقل کرتے ہین ملاحظہ ہو۔ نمبر ا مرزا صاحب نے دعا کی تھی کہ مولوی ثناءاللہ صاحب میرے سامنے مرین گے پیشگوئی نہ تھی نمبر ۲ مرزا صاحب نہ ہلاک ہوئے نہ فنا کیونکہ انکا سلسلہ قائم ہے ہلاک ہوتا تو جبکا سلسلہ مٹ جاتا۔ نمبر ۳۔ مولوی ثناءاللہ صاحب خود جھوٹے ہو گئے کیونکہ آپنے مباہلہ منظور نہین کیا تھا۔ نمبر ۴ ایڈیٹر الحکم لکھتا ہے کہ مولوی ثناءاللہ صاحب کے سب ایڈیٹر نے نوٹ دیا تھا کہ جھوٹے کی عمر دراز ہوتی ہے لہذا خدا نے موافق قول مخالف کے اسکی عمر دراز کر کے اسکو جھوٹا کر دیا۔ بدر ۲۵ اپریل ۱۹۰۸ء مین مرزا کہتا ہے ثناءاللہ متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہین بلکہ خدا ہی کی طرف سے اسکی بنیاد رکھی گئی ہے ایکدفعہ ہماری توجہ اسکی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اسکی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا کہ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ صوفیا کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہے صفحہ کالم ۲۔ ناظرین عبارت مذکورہ کو دیکھکر خود فیصلہ کر سکتے ہین کہ مرزا کی یہ دعا پیشگوئی ہے یا نہین جب خدا نے اسکے قبول کر لینے کا الہام کیا تو پیشگوئی اور کیا ہوگی۔ جو انکے مرزائیو کہانتک تاویلون سے کام لوگے یاد رکھو تم تاویلین کرتے کرتے تھک جاؤگے مگر ہم جواب سے نہین رک سکتے بہتر ہو اگر تم کو لفظ ہلاک اور فنا سے نفرت ہے تو ہم یہ الفاظ نہین لکھینگے تو دوسرے لفظون سے فیصلہ کرین مرزا نہ ہلاک ہوا نہ فنا بلکہ صادق کے سامنے دنیا سے اٹھ گیا اب تو یہ کہنے مین کیا عذر ہے اگر یقین نہ ہو تو دجال صاحب کا فیصلہ سنو جو تیری نگاہ مین حقیقت مین مفسد اور کذاب ہے اسکو صادق کی زندگی مین ہی دنیا سے اٹھا لے۔ اوکما قال دجالیہ کیا اب بھی تاویل کروگے کیا کاذب (مرزا) صادق (مولانا فاضل) کی زندگی مین دنیا سے نہین اٹھا اگر نہین اٹھا تو لاؤ دکھاؤ دنیا کے کس کونے مین بیٹھا ہے۔ رہا یہ فقرہ کہ جس کا سلسلہ قائم ہے وہ زندہ ہے ورنہ مردہ بالکل غلط ہے کیونکہ تمہارا پیر بارہا لکھ چکا ہے کہ مولانا رشید احمد صاحب مرحوم و مولانا سید نذیر حسین صاحب مرحوم میرے سامنے جھوٹے ہو کر ہلاک ہو گئے اگر تمہارا یہ اصول صحیح ہے تو ہم کہہ سکتے ہین کہ دونون بزرگوار زندہ ہین ہلاک نہین ہوئے کیونکہ انکا سلسلہ موجود ہے اور انشاءاللہ موجود رہے گا۔ اس صورت مین بھی مرزا جھوٹا ثابت ہوگا۔ جواب نمبر ۳ یہ مسلم ہے کہ مرزا نے دعا کی تھی اور یہ بھی ہم ثابت کر چکے کہ وہ دعا بقول مرزا مقبول ہو گئی بلکہ یہ کہ وہ خدا ہی کے حکم سے کی تھی جب یہ ہے تو شیر پنجاب کی منظوری یا عدم منظوری سے تعلق کیا رہا یہی عجیب بات ہے کہ مرزا تو دعا کرے اور صدق و کذب کا اسی سے معیار ٹھہرائے اور پھر ہم بھی تسلیم کرو کہ بحکم خدا کی طرف سے تھا اور میری دعا مقبول ہو گئی اور خود ہی اسکی حسب مین فی النار ہو جائے مگر مرزائی بیہودہ جواب دیتے ہین کہ فاضل امرتسری نے اسے منظور نہین کیا تھا۔ تو کیا کوئی عقلمند تسلیم کر سکتا ہے کہ ایک صادق کی دعا باوجود قبول ہو جانیکے کاذب کے انکار سے رد ہو سکتی ہے۔ اور اگر فی الحقیقت وہ فیصلہ فیصلہ نہین رہا تھا تو بڑی ہی خبطی نے اعلان کیون نہ دیا کیون مخلوق خدا کو گمراہی کے گڑھے مین جانے کو گرا دیا شرم شرم شرم۔ جواب نمبر ۴۔ یہ کہ مرزا تو لکھتا ہے کہ جھوٹے کی عمر لانبی نہین ہوتی اور اہلحدیث کے سب ایڈیٹر کا قول ہے کہ جھوٹا لانبی عمر پاتا ہے اور ایڈیٹر الحکم کا قول ہے کہ بموجب نوٹ سب ایڈیٹر

اہلحدیث کے خدا نے فیصلہ کیا اور جھوٹے کی عمر دراز ہوئی نتیجہ ظاہر ہے کہ مرزا اپنے قول مین کہ جھوٹے کی عمر لانبی نہین ہوتی جھوٹا ہوا جو مسٹر الحکم کیا ہوا۔ ناظرین انصاف کریں سب ایڈیٹر اہلحدیث کے نوٹ کہ

فتاویٰ

تصحیح گذشتہ پرچہ میں (نمبر ۲۲۸) دو دفعہ لکھا گیا ہے۔ دوسری دفعہ کے (نمبر ۲۲۸) کو (نمبر ۲۲۹) سمجھنا چاہیئے +

س نمبر ۲۳۰ - بموجب حدیث نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن کل مفتر ومسکر کے باوجود دیکھا جاتا ہے عرب وعراق عرب میں بھانگ وا جوائن خراسانی و دھتورہ نہیں ہوتا ہے مگر اس کے فعل کو معلوم کر کے مسلمانوں نے روکا ہے تب ہر گپ تمباکو کا فعل جبکہ مفتر صحیح ہے کیوں نہ حرام ہوگا۔ چنانچہ بدیہی طور سے اس میں یہ فعل موجود ہے۔ ایک رشتہ بھانگ جو فعل نہیں کر سکتی یا یعنی ایک رتی بھنگ تمباکو وہ فعل کرتی ہے جو مفتر ہونے کو پورے طور سے ثابت ہے پس تمباکو کو خشک یا قوام یا ملفوف یا اور سادہ بنا کر استعمال کرنا حرام ہوا کہ نہیں؟ (محمد غیاث الدین از قاضی پور آرہ)

ج نمبر ۲۳۰ - میں بھی تمباکو کو ممنوع جانتا ہوں اور ہمیشہ یہی فتویٰ دیتا ہوں +

س نمبر ۲۳۱ - قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء هو العبادة ثم قرء وقال ربکم ادعونی استجب لکم الآیۃ۔ جو مسلمان کہ ان لفظوں سے دعا مانگتا ہے کہ:

یا رسول اللہ! ہمارے مقدمہ کی جیت ہو جائے۔ ہمارا یہ مطلب بر لائیے۔ یا شیخ عبد القادر جیلانی! یا خواجہ معین الدین چشتی! ہماری یہ مراد حاصل ہو۔ ہماری مدد کیجئے۔ ہماری نوکری لگا دیجئے۔ ہمکو فلاں چیز دیجئے۔ وغیرہ وغیرہ لفظوں اور لفظوں سے ظاہر ہے کہ انکا اعتقاد ہے کہ ہماری دعا کو اور ہماری پکار سننے کو وہ بزرگ سنتے ہیں۔ دعویٰ ربانی یہ ہے لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر الآیۃ۔ تو اول وصف اس بزرگ کو سمیع غیر محدود مان لیا جس سے ہم پلہ ہونا یا شریک ہونا صاف طور پر ہو جاتا ہے۔ دوسرے دعا کہ عبادت ہے سوا خلق کے مانگا گیا اور خدا اس سے منع فرماتا ہے ولا یشرک بعبادة ربہ احدا اور ان الذین یستکبرون عن عبادتی کی عبارت دعا کے فعل کو عبادت صحیح ٹھہراتی ہے پس وہ شخص مشرک ہوا کہ نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۳۱ - ایسا شخص مشرک ہے۔ خدا فرماتا ہے والذین تدعون من دون اللہ ما یملکون من قطمیر ان تدعوھم لا یسمعوا دعاءکم ولو سمعوا ما استجابوا لکم ویوم القیمۃ یکفرون بشرککم۔ واللہ اعلم

۶ پائی داخل غریب فنڈ +

س نمبر ۲۳۲ - زید عمر کی لڑکی پر عاشق ہے کہ قسم کھایا کہ سوائے عمر کی لڑکی کے اگر دوسری کسی عورت کو شادی کر دوں تو وہ عورت میرے لئے حرام ہے اور فوراً طلاق ہو جائیگی اس عرصہ میں عمر اپنی لڑکی کی شادی دوسری جگہ کر دی اب وہ لڑکا زید دیوانہ ہو کر تمام مولویوں سے اسکی تصفیہ کرنے پھرتے ہیں بعض عالم اسکی نکاح دوسری عورت سے جائز کہتے ہیں اور بعض مولوی ناجائز حرام کہتے ہیں۔ باشرعا دلیل سے شائع فرما دیں (عبد المنان از ضلع ..... انڈیا ..... پاٹا ڈاکخانہ چیلائی ضلع دینجپور۔ بنگالہ)

ج نمبر ۲۳۲ - ایسی صورت میں طلاق ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف ہے جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ طلاق نہیں ہوتی چنانچہ نیل الاوطار میں ہے ذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم الى انه لا يقع (جلد ۵ صفحہ ۱۶۶) اور علامہ شوکانی لکھتے ہیں کہ احادیث بھی اسی مذہب کی تائید کرتی ہیں کہ قبل نکاح طلاق کو معلق کرنے سے طلاق نہیں ہوتی پس زید جس جگہ چاہے نکاح کرلے +

س نمبر ۲۳۳ - صدقہ نفلیہ جو کہ بیماری در مصیبت میں جامع مسجد میں داخل کرتے ہیں اس صدقہ میں سے دینی مدرسہ کے معلم کو تنخواہ دینا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۳۳ - ایسی مدرسے معلم کو تنخواہ دینا جائز نہیں کیونکہ صدقات فقراء کو بلا عوض دینے کا حکم ہے انما الصدقات للفقراء الآیۃ اس لئے طلباء کے وظائف میں خرچ کئے جائیں لیکن اگر کسی مدرسہ میں اور طرح کی آمدنی نہیں ہے اور بغیر اس کے دینی تعلیم کا کام بند ہونیکا خطرہ ہے تو اس صورت میں معلم کی تنخواہ میں دینے سے خدا ناراض نہ ہوگا۔ اس نیت سے کہ یہ تنخواہ بھی درحقیقت غریب طلباء ہی کی بہتری میں صرف ہے +

س نمبر ۲۳۴ - صدقہ عید اضحیٰ کے چمڑہ کی قیمت سے ان مولوی صاحب معلم کو تنخواہ دینا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۳۴ - اسکا جواب بھی ج نمبر ۲۳۳ میں آچکا ہے +

س نمبر ۲۳۵ - انگریزی گورنمنٹ کی رعایا کو عشر دینا جائز یا فرض یا ناجائز؟ بادلائل حدیث و قرآن سے شائع فرما دیں (ایضاً)

ج نمبر ۲۳۵ - عشر شرعی جو مقرر ہوا ہے تو مسلمانوں پر بطور زکوٰۃ کے فرض ہے یعنی بطور عبادت۔ ایسے ہی جو انگریزی حکومت کو دیتے ہیں وہ ادا نہیں ہوسکتا کیونکہ انگریزی حکومت ..... ان مقامات پر خرچ نہیں کرتی جو بعد ..... شرعیت نے

اطلاع: ..... کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں (ابوالوفا)

انتخاب الاخبار

مدرسہ حنفیہ امرتسر جو اخبار اہل فقہ کے ساتھ ہی اہلحدیث کی مخالفت میں جاری ہوا تھا افسوس کہ خاتمہ کو پہونچ گیا۔ اناللہ +

اخبار اہل فقہ بھی دم توڑ رہا ہے۔ خدا کرے تا دیر قائم رہے کہ اسکی وجہ سے اہلحدیثوں سے بہت سے الزامات رفع ہوتے ہیں اور بزرگان دین کو برا بھلا کہنے والوں کی تیز ہوتی رہتی ہے +

امیر صاحب کابل نے غلہ کی برآمد پھر کلیتاً بند کر دی۔ ایک قافلہ غلہ لیکر آتا تھا۔ وہ جلال آباد روکا گیا۔ غلہ ضبط کیا گیا +

ایرانیوں نے نجف اشرف کے مجتہد اعظم سے درخواست کی ہے کہ وہ شاہ ایران کے معزول کئے جانے کا فتویٰ دیں۔ (ہمارا تو فتویٰ ہے کہ بیشک معزول کر دیں) +

شیعہ کانفرنس کی کمیٹی لکھنؤ نے بھی شورشوں اور انقلاب پسندی کے خیالات سے اظہار نا رضی کیا اور برٹش گورنمنٹ کے ساتھ اظہار وفاداری۔ دیگر خاص لکھنؤ میں جو شیعہ سنی میں برباد کن نزاعات ہو رہے ہیں انکی نسبت کچھ نہ سوجھا (مرے رہی بے جا خوش آمد! تیرا ستیاناس) +

سلطنت متحدہ امریکہ کے ساحل بحر الکاہل پر شہر سٹیل میں ہندوستانی انجیٹیروں کی ایک لیگ (مجلس) قائم کی جا رہی ہے۔ اس لیگ کا اصل مطلب ہندوستان سے برٹش حکومت مٹا دینا ہے۔ اسمیں اب تک ۵۰۰ ممبر مقرر ہو چکے ہیں اس لیگ کا صدر مقام سٹیل ہے جہاں سے ایک نہایت باغیانہ مضمون کا اخبار موسومہ "فری ہندوستان" (آزاد ہندوستان) شائع کیا جاتا ہے۔ ابھی تک یہ پتہ نہیں چلا کہ اس لیگ کے پاس روپیہ کہاں سے آتا ہے۔ ہاں اتنا معلوم ہے کہ اس تحریک کا ایک لیڈر نیویارک میں ہے۔ اور وہ امریکہ میں سلطنت انگلستان کے دشمنوں سے امداد حاصل کر رہا ہے +

ہندوؤں کے اعتقاد کے موافق آئندہ ۱½ سال میں شادی بیاہ کیلئے ایک بھی دن مبارک نہیں ہوگا۔ (اور دن جو مبارک ہوتے ہیں انمیں شادی شدہ لڑکیاں بیوہ کیوں ہو جاتی ہیں؟) +

بارش نے کراچی اور کوئٹہ میں طوفانی حالتیں پیدا کر دی ہیں۔ کراچی کے سلسلہ ریلوے کو نقصان پہنچا۔ آمد و رفت رک گئی۔ کوئٹہ میں بہت زیادہ نقصان ہوا۔ نوشکی ریلوے کا سلسلہ ٹوٹ گیا +

پنجاب میں جب سے طاعون پھوٹا ہے صرف ہفتہ مختتمہ یکم اگست ۱۹۱۰ء ہی کو خدا کے فضل سے کوئی موت اس سے واقعہ نہیں ہوئی۔ حالانکہ پچھلے سال کے اسی ہفتہ میں ۳۷۲ واقع ہوئی تھیں۔ (مرزا قادیانی کی موت کی برکت) +

مسٹر تلک نے ہائیکورٹ بمبئی کے اجلاس کامل میں اپیل کرنے کیلئے ایڈووکیٹ جنرل سے سرٹیفکیٹ مانگا۔ مگر ایڈووکیٹ جنرل نے سارٹیفکیٹ دینے سے انکار کر دیا اب وہ بلا سارٹیفکیٹ ہی اپیل دائر کرینگے +

ہائیکورٹ بمبئی کے اجلاس کامل نے اگر بلا سارٹیفکیٹ اپیل نہ سنا تو پھر لندن کی پریوی کونسل میں اپیل کیا جائیگا۔ مسٹر تلک احمد آباد کے جیلخانہ میں ہیں۔ وہاں انہوں نے اپنے رشتہ داروں کو بلا کر اپیل کرنے کی خواہش کی +

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے پریذیڈنٹ آنریبل نواب بہادر خواجہ سلیم اللہ رئیس ڈھاکہ منتخب کئے گئے۔ یہ کانفرنس ماہ دسمبر آئندہ میں امرتسر میں منعقد ہوگی (پیشکش عجیب۔ خوب۔ جو بزرگوں کی ترقی پر ۳ سالہ عمر میں منتقل کر سکتے ...)

لالہ امولک رام پلیڈر راولپنڈی نے وزیر ہند۔ مسٹر ڈاگلیو ڈپٹی کمشنر راولپنڈی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ۱۷ دیگر آدمیوں سے سال گذشتہ کے مقدمہ بلوہ راولپنڈی کے متعلق ناجائز گرفتاری حبس بے جا۔ ناجائز خانہ تلاشی کرنے کے لئے دو ماہ کے عرصہ میں ۲۰ ہزار روپے ہرجانہ چاہا ہے۔ اگر یہ روپیہ ادا نہ کیا گیا تو نالش کی جائیگی۔

علیگڈھ کالج کی طرف سے ہر سال ایک لائق طالب علم کو ۳۱۲ روپے ماہوار کا وظیفہ دیکر تین سال کے لئے انگلستان میں تعلیم کے لئے بھیجا جایا کریگا +

وزیری قوم کا ایک سربرآوردہ ملک مسمی سمندر خان جرگہ میں شریک ہونے جا رہا تھا کہ کسی بدمعاش نے راستہ میں اسکو قتل کر ڈالا۔ مرحوم ملک انگریزی گورنمنٹ کا نہایت وفادار اور بہی خواہ تھا۔ اس نے پولیٹکل حکام کو کئی بار بڑی مدد دی +

مسٹر فضل الحسن بی اے ایڈیٹر اردوئے معلیٰ "کو مصر میں برٹش انتظام" کے عنوان سے مضمون لکھنے کے جرم میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ علیگڈھ نے ۲ سال قید بامشقت اور ۵۰۰ روپے جرمانہ کی سزا دی (افسوس) +

سر جارج لوتھر جدید برٹش سفیر نے ۲-۱ ماہ حال کو سلطان المعظم کے حضور میں حاضر ہو کر اپنی سند تقرری پیش کی اور برٹش گورنمنٹ کی طرف سے پارلیمنٹ قائم کرنے پر مبارکباد دی +

ہدیۃ المہدی کی جلد اول۔ دوم اور سوم کا کوئی نسخہ نہیں رہا۔ اس لئے کوئی جناب اس کیلئے ٹکٹ بھیجنے کی تکلیف گوارا نہ فرماویں۔ المعلن ن

کارخانہ مخزن الادویہ

واقع محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مرادپور بانکی پور

کارخانہ مذکور چند سال سے بہ سرپرستی و زیر نگرانی جناب حکیم مولوی محمد نجم الدین صاحب قائم ہے جس میں ہر ایک قسم کی ادویہ مفردہ و مرکبہ و نیز جمیع اقسام کے روغنیات و عرقیات و مربجات وغیرہ کا بہت ہی صفائی و عمدگی کے ساتھ انتظام کیا گیا ہے اور بکفایت فروخت ہوتے ہیں۔ طبابت پیشہ صاحب کے ساتھ خاص رعایت کیجاتی ہے۔ نوٹ: جناب حکیم صاحب موصوف سے ہر مرض کی مجرب دوا بھی ملسکتی ہے مریض کی پوری کیفیت لکھنی چاہیے۔

المشتہر

مینجر کارخانہ مخزن الادویہ متصل مطب جناب حکیم مولوی محمد نجم الدین صاحب محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مرادپور بانکی پور

فہرست کتب فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی — اس تفسیر کی پوری کیفیت تو اس کے مطالعہ ہی سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔

جلد اول۔ سورہ فاتحہ و بقرہ ۱۲/
جلد دوم۔ سورہ آل عمران و نساء ۱۲/
جلد سوم۔ سورہ اعراف انعام وغیرہ ۱۲/
جلد چہارم۔ سورہ نحل تک ۱۴ پارہ ۱۲/
جلد پنجم۔ سورہ فرقان تک ۱۲/

پیشگی قیمت بھیجنے والوں کو [illegible]

دلیل الفرقان — بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب۔ قیمت ۲/

المشتہر

مینجر مطبع اہلحدیث امرتسر

علمی خزانہ

فیض بخش سٹیم پریس فیروزپور شہر کی نادر و نایاب کتب اشتہار ہذا کے پہونچنے کی تاریخ سے ایک ماہ تک بہت ہی ارزاں یعنی ایک روپیہ سے بیس روپیہ تک کے خریدار کو دو آنہ فی روپیہ رعایت اور بیس سے سو روپیہ تک کے خریدار کو نصف قیمت دیجائیگی محصول ڈاک بذمہ خریدار

مندرجہ ذیل کتب مکمل ہو کر فروخت ہو رہی ہیں

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
شمائل شریف مجلد	۸/	کتاب حروف مختلف	۱ر ۲ر
نجوم الفرقان "	للعہ	مترجم بلا جلد مجلد	۳ر ۴ر
ترجمۃ القرآن "	۸/	دو جہان کی سیر	۶/
لغات القرآن "	۳/	سمندر کی سیر دو حصہ	۸/
تفسیر القان "	۱۲/	پاتال کی سیر	۱۲/
شرح فصوص الحکم عربی	للعہ	زینوبی	۳/
ترجمہ اردو انسان کامل	للعہ	روح لیلے	۸/
سیبا الم جبلی			

مفصل فہرست طلب کر کے دیکھو اور بطور نمونہ کوئی کتاب منگاؤ

ملنے کا پتہ

مینجر فیض بخش سٹیم پریس فیروزپور شہر

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

WAZIRABAD
ahmadmuslim.de